بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

ٹیلیویژن ہم تو دیکھتے نہیں اور نہ ہی دیکھنے کی تمنا ہے ـــ سنا تھا کہ اس کے پروگراموں میں کچھ اصلاحات ہوئی ہیں۔ اور اب " الہدیٰ" ایسے پروگرام بھی پیش کیے جا رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے نہ جانے کیا بات کہہ دی کہ " الہدیٰ" بند ہو گیا ـــ اس سلسلے کا عبرت ناک پہلو یہ ہے کہ " تفریح" سے لے کر " الہدیٰ" تک کا سفر طے کرنے میں ہمیں کس قدر محنت کرنی پڑی کتنی مدت صرف ہوئی ـــ اور انتظار کس درجہ صبر آزما تھا۔ لیکن " الہدیٰ" سے " تفریح" تک کا واپسی سفر اس قدر جلدی طے ہو گیا کہ احساس تک نہ ہو سکا۔ بس یوں کہ جیسے پلک جھپک دی جائے ـــ اک شور اٹھا، اک جلوس نکلا اور " منزل" سامنے آ گئی ـــ یا ذرا واضح الفاظ میں یوں سمجھیے کہ جب سے ٹیلیویژن منظرِ عام پر آیا ہے تبھی سے اس کے ذریعے فحاشی کا پرچار جاری ہے ـــ اس دوران کتنے احتجاج ہوئے جو بے سود رہے، کتنی آوازیں اٹھیں جو صدا بصحرا ثابت ہوئیں اور کتنے مصلحین تھے جو جگر تھام لینے پر مجبور ہو گئے ـــ جواباً ایک ہی نظریہ کام کر رہا تھا کہ قوم سے اس کی تفریح کا حق چھینا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اس " تفریح" کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہاں اس کا جواز فراہم کرنے کیلئے " الہدیٰ" وغیرہ کے ذریعے کچھ دردِ دل رکھنے والوں کے دل بہلاوے کا سامان مہیا کر دیا گیا۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ ـــ قوم سے تفریح کا حق تو نہ چھینا جا سکا، لیکن " الہدیٰ" چھین لیا گیا ـــ قوم کے ان ہمدردوں سے پوچھیے کہ وہ قوم سے کیا نہ چھین سکے اور کیا چھین لینے میں نہایت آسانی سے کامیاب ہو گئے؟ ـــ لوگوں کو بے خدا بنا کر انہیں طاغوت آشنا کرنے والو! اس وقت کا انتظار کرو جب تمہیں رب العزت کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا ـــ اور یہ وقت بہت قریب ہے ـــ بہت ہی قریب! ـــ فینبئکم بما کنتم تعملون پھر دودھ کا دودھ پانی کا پانی نکھر کر سامنے آجائے گا۔!

ریڈیو، ٹیلی ویژن بلاشبہ مؤثر ذرائع ابلاغ ہیں اور ان کے تعمیری پروگرام ملک کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تسلیم کیجئے کہ ان کے تخریبی پروگرام قوم کے لئے زہر قاتل بھی ہیں ـــ اس موقع پر ہمیں وہ بات یاد آرہی ہے۔ جو ریڈیو اور ٹیلیویژن کے شائقین اس کا جواز پیش کرنے کے لئے اکثر و بیشتر لکھتے اور سناتے رہتے ہیں کہ شروع شروع میں علماء نے ریڈیو کے متعلق اس تاثر کا اظہار کیا تھا کہ "اس میں شیطان بولتا ہے"، لیکن جب ان علماء نے ریڈیو سے تلاوتِ کلامِ پاک سنی تو وہ بھی اس کے جواز کے قائل ہو گئے ـــ اور موجودہ حالات میں اگر اسی واقعہ کو بنیاد بنا کر حقیقتِ حال کا جائزہ لیا جائے تو یہ فیصلہ کرنا مشکل نہ ہوگا کہ اس میں شیطان بولتا ہے یا نہیں؟ اور علماء کا پہلا تاثر صحیح تھا یا غلط؟ ـــ صبح صبح ریڈیو سے کلامِ پاک کی چند آیات کی تلاوت و تفسیر سے باقی سارے دن کی بیہودگیوں کے لئے سندِ جواز تو مہیا نہیں ہو جاتی، بلکہ اس میں تو اس مقدس کلامِ الٰہی کی توہین کا پہلو نکلتا ہے ـــ کیا خیال ہے، اگر ریڈیو سے "ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن" کہ (ظاہری اور باطنی فواحش کے قریب بھی نہ پھٹکو) آیتِ مقدسہ تلاوت کی جائے اور پھر اس کے فوراً بعد اسی ریڈیو سے فلمی گانوں اور ساز و آواز کا سمع خراش سلسلہ شروع ہو جائے جو رات گئے تک جاری رہے ـــ الّا یہ کہ درمیان میں چند منٹوں کے لئے تلاوتِ کلامِ پاک یا کسی اصلاحی پروگرام کے ذریعے ان بے ہودگیوں کے لئے کچھ "تقریباتِ جواز" بھی منعقد کر لی جائیں تو کیا یہ کلام اللہ کی توہین اور اہلِ ایمان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف نہیں؟ ـــ ہم واضح لفظوں میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان پروگراموں کو ترتیب دینے والوں کی حیثیت ان لوگوں سے مختلف نہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

"یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون!"

کہ "یہ (اپنے زعمِ باطل میں) اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ خود ہی اپنے فریب کا شکار ہو رہے ہیں!"

اندریں حالات ہم ریڈیو، ٹیلیویژن کو دیکھنے سننے کے متحمل نہیں ہو سکتے ـــ اور اسی لئے ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ڈاکٹر اسرار صاحب نے "الھدیٰ" میں کیا کہہ دیا اور اس پر طوفان کیوں بپا ہوا؟ ـــ لیکن اب جبکہ اخبارات کے ذریعے حالات کا علم ہو چکا ہے تو یہ کہے بغیر

نہیں رہ سکتے کہ اگرچہ بقول صدرِ مملکت "ڈاکٹر اسرار احمد اتھارٹی نہیں" تاہم جو بات انھوں نے کہی ہے وہ بلاشبہ اتھارٹی ہے کہ عورتوں کا گھر میں رہ کر ہی اپنے معاشرتی و منصبی فرائض سرانجام دینا نہ صرف مناسب ہے بلکہ یہ قرآنی حکم بھی ہے :

"وقرن فی بیوتکن ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ !"

"کہ عورتیں اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں اور دورِ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار کر کے اور بن ٹھن کر باہر نہ نکلیں !"

لہٰذا یہ ہنگامہ دراصل ڈاکٹر صاحب کے خلاف نہیں، کلام اللہ کے خلاف احتجاج اور اللہ رب العزت کے فرامین سے بغاوت ہے ___ تو پھر اسلام کا لیبل چپکائے رکھنا کیوں ضروری ہے۔ اور اس خالقِ کائنات کی کائنات میں رہ جانا بھی کیوں گوارا کر لیا گیا ہے ؟

___ بات دراصل حقوق و فرائض کی نہیں ہو رہی، کہ اس کے لئے تو یہی کہہ دینا کافی ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر مہربان ہیں، رؤف الرحیم ہیں، "وما ربک بظلام للعبید"، وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں فرماتے ___ اور اللہ رب العزت نے جو جو پابندیاں مرد و زن پر عائد فرمائی ہیں وہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں، ہمارے حق میں مفید بھی ہیں اور حکمت سے بڑھ کر رحمت بھی ! ___ اس وقت مسئلہ اخلاق و کردار اور خواہشاتِ نفسانی کو کنٹرول کرنے یا انہیں راہ دینے کا ہے ___ لہٰذا محترم خواتین تسلیم کریں یا نہ، وہ لوگ یقیناً ان کے ہمدرد نہیں کہ جنہوں نے عورت کو ایک کھلونا بنا رکھا ہے۔ اور ان چھپے موتیوں کو سنگریزے سمجھ کر سڑکوں پر اور گلیوں میں مردوں کے پاؤں کی ٹھوکروں میں پھینک دیا ہے، بلکہ ان کے ہمدرد وہ ہیں جو عورت کو ماں، بہن اور بیٹی کی حیثیت سے محترم، مقدس اور عزیز خیال کرتے ہوئے اسے ایک باعزت مقام پر پُر وقار دیکھنا چاہتے ہیں ___ لہٰذا جو لوگ عورت کے لئے اس کے اپنے گھر کو بہتر خیال کرتے ہیں اور اسے دفاتر میں بٹھا کر غیر مردوں کی پُر ہوس نگاہوں سے بچانا چاہتے ہیں، ان کا مقصد انہیں گھروں میں مقید کرنا نہیں، جیسا کہ بعض غلامانِ نفس پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کے پیشِ نظر عورت کا وہ تقدس اور احترام ہے جس کو وہ اپنی ماؤں، بہنوں، اور بیٹیوں کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں ___ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہیں عائشہ رضی صدیقہ، خدیجۃ الکبریٰ رضی اور فاطمۃ الزہرا رضی (وغیرہن) عورتیں ہونے کے باوجود عظمتوں کے آسمان پر ایسے روشن ستارے دکھائی دے رہی ہیں کہ جو اپنے کردار و عمل سے صرف حوا کی بیٹیوں ہی کی نہیں، آدم کے

بیٹوں کی بھی تا ابد رہنمائی کرتی رہیں گی! ۔ کیا عورت کے لئے یہی فخر کیا کم ہے کہ اس نے پیغمبروں کو جنم دیا اور گودوں کھلایا ہے؟ ۔ اور اگر بات مقام و مرتبہ ہی کی ہے تو سن لو کہ ایک بدکار مرد سے ایک صالحہ عورت ہزار درجہ بہتر ہے ۔ لیکن جس راستہ پر آج کل کی مغرب زدہ خواتین چل نکلی ہیں یہ راستہ ان کے خدا کی طرف نہیں جاتا، بلکہ یہ انہیں ان ہولناک ویرانوں میں دھکیل دے گا جہاں سے واپس آجانا ان کے بس کی بات نہیں رہے گی ۔ کہ فطرت سے بغاوت کا نتیجہ ہلاکت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔

وما علینا الا البلاغ!

خریدار حضرات متوجہ ہوں

بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جانے کی ۔ بطور اطلاع ان کے بعد آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے ۔ اپنا پرچہ چیک کرلیں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر، آیندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ کا شمارہ بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ۔ اور اگر خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔

یاد رکھئے! وی۔ پی۔ پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے ۔ والسلام

(منیجر)